السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

افتخار نامی ایک شخص نے پہلی بیوی کی موجودگی میں عقد ثانی کا ارادہ کیا دوسری بننے والی بیوی نے پہلی بیوی کو طلاق دینے کی شرط عائد کی، چنانچہ موصوف نے اسے مطمئن کرنے کے لئے پہلی بیوی کے نام طلاق تحریر کر کے دوسری ہونے والی بیوی کے حوالے کردی کہ تم اس تحریر کو خود ہی ارسال کردو۔ اس نے تحریر کو اپنے پاس رکھا، اس طرح شادی ہوگئی دوسری طرف سے اس نے پہلی بیوی سے کہہ دیا کہ اگر تجھے میری طرف سے تحریر ملے تو اسے وصول نہ کرنا یا اسے پھاڑ دینا، اس نکاح جدید کے دوسال تین ماہ بعد پہلی بیوی کے ہاں بچہ پیدا ہوا جو اس کے ساتھ رہائش رکھے ہوئے تھی۔ جب دوسری بیوی کو اس کا علم ہوا تو اس نے طلاق نامہ مع اپنا نکاح نامہ پہلی بیوی کو ارسال کردیا۔ جب اس کے والدین کو پتہ چلا تو وہ اپنی لڑکی کو افتخار کے گھر سے لے گئے۔ اب اس کا موقف ہے کہ میں نے طلاق نامہ خوشی سے نہیں لکھا تھا بلکہ مجبوری اور دوسری سے نکاح کے لالچ میں تحریر کیا تھا۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ آیا یہ طلاق واقع ہوچکی ہے، افتخار کا اس دوران پہلی بیوی کے پاس رہنا درست تھا، کیا پہلی بیوی سے رجوع ہوسکتا ہے یا نہیں؟ کیونکہ اس نے تینوں طلاق بیک وقت تحریر کردی تھیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت مسئولہ میں نکاح ثانی کے وقت دین سے ناواقفی کی بنا پر کئی ایک غیر شرعی کام ہوئے ہیں پہلا تو یہ کہ کسی عورت کا پہلی بیوی کو طلاق دینے کا مطالبہ کرنا شرعاً درست نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق واضح طور پر منع کیا ہے فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ ''کوئی عورت نکاح کے وقت اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تاکہ اس کے برتن کو انڈیل کر رکھ دے۔'' [صحیح بخاری، الشروط:۲۷۲۳]

[دوسری روایت میں ہے کہ اسے تو وہی کچھ ملے گا جو اس کا مقدر ہے۔ (اس لئے مطالبہ طلاق کے بغیر ہی نکاح کرے)] [صحیح بخاری، النکاح:۵۱۵۲]

دوسرا غیر شرعی کام یہ ہے کہ خاوند نے اداکاری کے طور پر طلاق دی ہے، حالانکہ طلاق کا معاملہ انتہائی نزاکت کا حامل ہے وہ یوں کہ اگر کوئی بطور مذاق اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہے تو وہ شرعاً نافذ ہوجاتی ہے۔ حدیث میں ہے کہ تین [کام ایسے ہیں کہ اگر کوئی سنجیدگی سے کرے یا ازراہ مذاق انہیں سر انجام دے وہ بہر صورت منعقد ہوجاتے ہیں وہ نکاح، طلاق اور رجوع ہے۔] [ابوداؤد، الطلاق:۱۳۸۴]

بنا بریں بیوی کی طلاق صحیح ہے، اگرچہ اس نے دوسری سے نکاح کے لالچ میں تحریر کی ہے۔ واضح رہے کہ طلاق کے وقت عورت کا موجود ہونا یا اسے مخاطب کرنا ضروری نہیں بلکہ یہ خالص خاوند کا حق ہے وہ جب بھی اپنے اختیارات کو استعمال کرے گا طلاق واقع ہوجائے گی۔ خواہ عورت طلاق نامہ کو وصول نہ کرے یا وصول کرکے اسے پھاڑ دے، ایسا کرنے سے طلاق پر کوئی اثر نہیں پڑتا، اسی طرح نکاح ثانی بھی صحیح ہے کیونکہ اس کے لئے پہلی بیوی کی رضامندی ضروری نہیں ہے، پھر دوسری بیوی کی نکاح کے لئے شرط ناجائز تھی اس کا پورا کرنا بھی ضروری نہیں تھا تاہم خاوند نے اسے پورا کیا ہے۔ طلاق نامہ لکھ کر اس کے حوالے کردیا، اب رہا رجوع کا مسئلہ تو یہ دو طرح سے ہوسکتا ہے۔ خاوند اپنی زبان سے رجوع کرے یا دوسرا یہ کہ عملی طور پر وظیفہ زوجیت ادا کرے۔ سوال میں اس بات کی وضاحت نہیں ہے کہ اس نے طلاق کے کتنے عرصے بعد وظیفہ زوجیت ادا کیا ہے جس کے نتیجہ میں بچہ پیدا ہوا، اگر دوران عدت عملی رجوع ہوا ہے تو ایسا کرنا اس کا حق تھا۔ اگر عدت گزرنے کے بعد رجوع کیا تو یہ رجوع صحیح نہیں ہے کیونکہ عدت گزرنے کے بعد نکاح ختم ہوجاتا ہے، پھر بیوی اس کے لیے اجنبی عورت بن جاتی ہے۔ واضح رہے کہ ہمارے نزدیک ایک ہی مجلس میں تین طلاق کہنا یا تحریر کرنا اس سے ایک رجعی طلاق ہوتی ہے۔ دوران عدت تجدید نکاح کے بغیر رجوع ہوسکتا ہے جبکہ عدت کے بعد تجدید نکاح سے رجوع ممکن ہے بشرطیکہ یہ پہلا یا دوسرا واقعہ ہو۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2صفحہ:349